خلافت لائبریری

احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

منگل
20- جون 1995ء

روزنامہ الفضل ربوہ
رجسٹرڈ نمبر ایل ۱۲۵۴
فون: ۴۴۹
ایڈیٹر: نسیم سیفی

جلد 45-80 نمبر 136 | منگل-21 محرم-1416ھ ' 20 احسان 1374ھش ' 20 جون 1995ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دعا سے بڑے بڑے مشکل مقام حل ہو جاتے ہیں

دعا ایک زبردست طاقت ہے جس سے بڑے بڑے مشکل مقام حل ہو جاتے ہیں اور دشوار گذار منزلوں کو انسان بڑی آسانی سے طے کر لیتا ہے کیونکہ دعا اس فیض اور قوت کے جذب کرنے والی نالی ہے جو اللہ تعالیٰ سے آتا ہے جو شخص کثرت سے دعاؤں میں لگا رہتا ہے وہ آخر اس فیض کو کھینچ لیتا ہے اور خدا تعالیٰ سے تائید یافتہ ہو کر اپنے مقاصد کو پا لیتا ہے۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

دُنیا کے مشکلات اور تلخیاں بہت ہیں۔ یہ ایک دشت پُر خار ہے۔ اس میں سے گذرنا ہر شخص کا کام نہیں ہے۔ گذرنا تو سب کو پڑتا ہے، لیکن راحت اور اطمینان کے ساتھ گذر جانا یہ ہر ایک شخص کو میسّر نہیں آ سکتا۔ یہ صرف ان لوگوں کا حصہ ہے جو اپنی زندگی کو ایک فانی اور لاشئی سمجھ کر اللہ تعالیٰ کی عظمت و جلال کے لئے اسے وقف کر دیتے ہیں اور اس سے سچا تعلق پیدا کر لیتے ہیں، ورنہ انسان کے تعلقات ہی اس قسم کے ہوتے ہیں کہ کوئی نہ کوئی تلخی اس کو دیکھنی پڑتی ہے۔ بیوی اور بچے ہوں تو کبھی کوئی بچہ مرجاتا ہے تو صدمہ برداشت کرتا ہے۔ لیکن اگر خدا تعالیٰ سے سچا تعلق ہو تو ایسے ایسے صدمات پر ایک خاص صبر عطا ہوتا ہے۔ جس سے وہ گھبراہٹ اور سوزش پیدا نہیں ہوتی جو ان لوگوں کو ہوتی ہے جن کا خدا تعالیٰ سے کوئی تعلق نہیں ہوتا۔ پس جو لوگ اللہ تعالیٰ کے منشاء کو سمجھ کر اس کی رضا کے لئے اپنی زندگی وقف کرتے ہیں۔ وہ بے شک آرام پاتے ہیں، ورنہ ناکامیاں اور نامرادیاں زندگی تلخ کر دیتی ہیں۔

(ملفوظات جلد چہارم صفحہ ۱۶)

حقیقی سہارا صرف اللہ تعالیٰ کی ذات ہے

(حضرت امام جماعت احمدیہ الثالث)

اللہ تعالیٰ نے تین اصولی باتیں بیان فرمائی ہیں پہلی بات یہ کہ عقلاً صرف ایسی ہستی پر توکل کیا جا سکتا ہے (کہ اس کے بغیر کوئی سہارا نہیں اور اس کی مدد سے کامیابی اور فلاح حاصل ہوگی اور عمل کے نتائج اچھے نکلیں گے) جو ہمیں عمل کی راہیں بھی بتائے یعنی وہ شروع سے ہماری انگلی پکڑے۔ فرمایا (-) اللہ تعالیٰ جس نے ہماری انگلی پکڑی اور ہمیں ہدایت کی راہ یعنی صراط مستقیم پر چلایا اس پر ہم کیسے توکل نہ کریں۔

دوسری بات اس آیت میں یہ بتائی کہ مخالف اور دشمن کی ایذا رسانی پر صبر اسی صورت میں کیا جا سکتا ہے کہ جب انسان نے کسی قادر ہستی کی انگلی پکڑی ہوئی ہو۔ اگر کوئی ایسا قابل اعتماد بھروسہ ہی نہ ہو تو انسان بے صبرا ہو جائے گا۔ کیونکہ انتہائی دکھوں میں ڈالے جانے کے بعد انتہائی توکل وہی انسان کر سکتا ہے (اور پھر توکل ہی کے نتیجہ میں صبر پیدا ہوتا ہے) جسے یہ معلوم ہو اور جس کا یہ یقین ہو کہ اللہ تعالیٰ ہی وہ ہستی ہے جس نے شروع ہی سے ہماری راہنمائی اور کامیابی کے سامان پیدا کر رکھے ہیں ہماری استطاعت کے مطابق اور ہمارے ماحول کے لحاظ سے اور جو وقت کا تقاضا تھا اسے سامنے رکھ کر اللہ تعالیٰ نے ہمارے لئے ہدایت کے سامان پیدا کر دیئے ہیں۔ اگر ہم اس کے بتائے ہوئے طریقوں پر چلیں گے، اس کی ہدایتوں پر عمل کریں گے، تو یہ ہو ہی نہیں سکتا کہ ہم ناکام ہوں۔

غرض جب انسان اس مقام پر پہنچ جاتا ہے کہ اپنی کمزوری اور اپنے گناہ اور اپنی بے مائیگی کا احساس انتہاء تک پہنچتے ہوئے بھی ایک انتہائی قادر مطلق خدا پر اس کا ایمان ہوتا ہے۔ اس کی صفات کی معرفت اسے حاصل ہوتی ہے۔ پھر جب وہ خدا کے بتائے ہوئے راستہ پر چلتا ہے تو غیر کی قائم کردہ روکیں اسے ڈراتی نہیں (صاحب ایمان) کی یہی صفت بتائی گئی ہے

اس آیت میں تیسری بات (-) ہے۔ اس میں

باقی صفحہ ۷ پر

انسان کو چاہئے کہ حسنات کا پلڑا بھاری رکھے

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

نکاح و تقریب رخصتانہ

○ مکرم ملک شاہد حسین اعوان صاحب ابن مکرم ملک محمد حسین صاحب ربوہ کا نکاح مورخہ ۱۲ جون ۱۹۹۵ء کو احاطہ دفتر تحریک جدید میں محترم مولانا سلطان محمود انور صاحب ناظر اصلاح و ارشاد نے ہمراہ عزیزہ مکرمہ ثمینہ فرحت صاحبہ بنت مکرم و محترم مولوی امام الدین صاحب (وفات یافتہ) سابق رئیس المربین انڈونیشیا مبلغ ۵۰۰۰۰ ہزار روپے حق مہر پر پڑھا۔ مکرم ملک شاہد حسین صاحب محترم ملک شیر بہادر خان صاحب (وفات یافتہ) کے پوتے ہیں۔ محترم ملک شیر بہادر خان صاحب نے لمبا عرصہ خوشاب شہر میں بطور صدر جماعت خدمات دینیہ بجالانے کی توفیق پائی۔ عزیزہ ثمینہ فرحت محترم مولانا ابو البشارت عبد الغفور صاحب (وفات یافتہ) کی نواسی ہیں۔

اللہ تعالیٰ یہ رشتہ جانبین کے لئے بہت مبارک فرمائے۔

احباب نوٹ فرمالیں

دفتر حدیقۃ المبشرین میں بھی

فون لگ گیا ہے

جس کا نمبر 427

ربوہ کا کوڈ نمبر 04524

(سیکرٹری حدیقۃ المبشرین - ربوہ)

ضروری اعلان

○ مکرم محمد احمد مظفر علوی صاحب (علوی میڈیکل سنٹر اوکاڑہ) نمائندہ اشتہارات الفضل شیخوپورہ، نارووال، سیالکوٹ، گوجرانوالہ کے دورہ پر تشریف لے جا رہے ہیں۔ احباب ان سے مکمل تعاون فرمائیں۔

(مینیجر الفضل)

درخواست دعا

○ مکرم سعید احمد صاحب وفا کارکن الفضل کی والدہ صاحبہ کچھ دنوں سے لو لگنے سے سخت بیمار ہیں اور فضل عمر ہسپتال میں داخل ہیں

اللہ تعالیٰ شفاء عطا فرمائے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ	پبلشر : آغا سیف اللہ - پرنٹر : قاضی منیر احمد مطبع : ضیاء الاسلام پریس - ربوہ مقام اشاعت : دار النصر غربی - ربوہ	قیمت دو روپیہ

20- احسان 1374 ہش — 20 - جون 1995ء

دنیا کمائیں - نیکی میں لگائیں

عام طور پر کہا جاتا ہے کہ نہ کوئی چیز اچھی ہے نہ بری-- ہماری اپنی سوچ کسی چیز کو اچھی بنا دیتی ہے یا اسے بری بنا دیتی ہے-- یعنی ہم جس طرح چاہیں چیزوں کے متعلق سوچیں بات تو یہ درست ہے-- لیکن صرف ایک حد تک- اور وہ اس طرح کہ چیزوں کا اچھا ہونا اور برا ہونا ان کی اپنی ذات سے بھی تعلق رکھتا ہے- اور کوئی چیز کسی ایک شخص کے خیال کے مطابق نہیں ڈھل سکتی- وہ شخص خود اپنے خیال کے مطابق ڈھل جائے تو یہ اور بات ہے- لیکن اچھی چیز ہمیشہ اچھی رہتی ہے اور بری چیز ہمیشہ بری- اگر ایسا نہ ہو تو دنیا میں اچھے اور برے کا امتیاز باقی نہ رہے اور اگر امتیاز باقی نہ رہے تو انسان کا یہ اختیار کہ وہ اچھی چیز کو چنے اور بری کو چھوڑے اس کے لئے بے معنی ہو کر رہ جائے- انسان کی فطرت نیکی کی طرف مائل ہے اور اگر وہ چاہے اور اسے یقیناً یہ بات چاہنی چاہئے- کہ وہ چیزوں کو اچھا دیکھے تو وہ اچھا ہی دیکھے گا- یہ بھی تو کہا جاتا ہے کہ دوستی کی نظر میں ہر بات اچھی لگتی ہے اور دشمنی کی نظر میں ہر بات بری لگتی ہے-- غرضیکہ یہ بات کہنا کہ اپنی سوچ کے مطابق چیزیں اچھی یا بری ہوتی ہیں- ایک حد تک تو درست ہے- کہا جا سکتا ہے کہ انفرادی حد تک تو درست ہے لیکن اجتماعی طور پر اسے درست نہیں کہا جا سکتا- ہم دنیا کی چیزوں کے پیچھے بھاگتے ہیں اور ہمارا یہ بھاگنا اچھا بھی ہو سکتا ہے اور برا بھی-- اگر محض اس دنیا کے لئے اور محض اپنے عیش و عشرت کے لئے ہم چیزوں کے پیچھے بھاگیں تو یقیناً وہ اچھی بات نہیں ہو گی- لیکن اگر ہم اس لئے چیزوں کے پیچھے بھاگیں کہ ہمارے ہاتھ میں وہ آجائیں اور ہم ان سے نیکی کمائیں غریبوں کی مدد کریں-- یتیموں کی مدد کریں- بیواؤں کی مدد کریں- تو یقیناً ہمارا اس دنیا کے پیچھے بھاگنا ہمارے لئے ایک نیکی بن جائے گا- البتہ یہ بات واضح طور پر سامنے رہنی چاہئے کہ جب ہم دنیا کی چیزوں کے پیچھے بھاگتے ہیں تو ایک تو ہمارا خیال یہ ہونا چاہئے کہ ہم نے ان سے نیکی کمانی ہے- اور دوسرے ان کے پیچھے اتنا نہیں بھاگنا چاہئے کہ آہستہ آہستہ ہمارے اہداف ہماری نظروں سے اوجھل ہوتے چلے جائیں-

---

آبرومندی اسی میں ہے کہ سنجیدہ رہو
مضحکہ خیزی کو چھوڑو اور نمدیدہ رہو
یوں تو ہر اک بات کی کچھ لوگ دے دیتے ہیں داد
داد دیں کم فہم تو تم دل میں غمدیدہ رہو

ابو الاقبال

میدان حشر کے تصوّر میں

نہ روک راہ میں مولا! شتاب جانے دے
کُھلا تو ہے تری "جنّت" کا "باب" جانے دے

مجھے تُو دامنِ رحمت میں ڈھانپ لے یونہی
حساب مجھ سے نہ لے "بے حساب" جانے دے

سوال مجھ سے نہ کر اے مرے سمیع و بصیر
جواب مانگ نہ اے "لاجواب" جانے دے

مرے گنہ تری بخشش سے بڑھ نہیں سکتے
ترے نثار حساب و کتاب جانے دے

تجھے قسم ترے "ستّار" نام کی پیارے
بروئے حشر سوال و جواب جانے دے

بُلا قریب کہ یہ "خاک" پاک ہو جائے
نہ کر یہاں مری مٹی خراب جانے دے

رفیقِ جاں مرے- یارِ وفا شعار مرے
یہ آج پردہ دری کیسی؟ پردہ دار مرے

حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ

حصولِ مقصد کے لئے ابتدائی مدارج طے کرنا ضروری ہیں

اگر غور کیا جائے- تو معلوم ہوتا ہے کہ دنیا کی ہر چیز کے مدارج رکھے گئے ہیں- اور آخری حد تک پہنچنے کے لئے پہلے ابتدائی مدارج میں سے گزرنا اور ان کا طے کرنا ضروری ہے- اور پہلے تعریف معلوم ہونی ضروری ہے- مثلاً علم کی تعریف جب تک نہ معلوم ہو- تو علم میں ترقی ہونا ناممکن ہے مثلاً اگر کوئی شخص یہ خیال کرے کہ ایم اے کی کتب ہی علم ہیں- بی اے کا علم نہیں- یا بی اے کا علم ہے- ایف اے کا علم نہیں یا ایف کا علم ہے- انٹرنس کا علم نہیں- اسی طرح ابتدائی قاعدہ کے متعلق جو سمجھتا ہے- کہ وہ علم نہیں- تو ایسا آدمی جو قاعدہ کو علم نہیں سمجھتا- بلکہ ایم اے یا بی اے یا ایف اے یا انٹرنس کو ہی علم سمجھتا ہے- کبھی علم حاصل نہیں کر سکتا- کیونکہ قاعدہ بھی علم ہے- اور دوسرے مدارج بھی علم ہیں- اور آخری مدارج اسی وقت طے ہو سکتے ہیں- جب پہلے درجے طے ہوں، لیکن جو شخص اس غلط فہمی میں مبتلا ہو گا وہ مایوس ہو جائے گا- اور علوم کے حاصل کرنے سے رہ جائے گا- ایک شخص جو نشانہ لگانے والے کو دیکھتا ہے اور عین موقع پر مارنا ہی نشانہ سمجھتا ہے- جب وہ ابتداءً بندوق اٹھائے گا- تو صحیح اور اعلیٰ درجہ کا نشانہ نہیں لگا سکے گا- اس لئے مایوس ہو کر آئندہ بندوق چلانا چھوڑ دے گا، لیکن اگر وہ جانتا ہو کہ بندوق کا اٹھانا بھی ایک علم ہے اور شست لگانا بھی ایک علم، لیکن اگر وہ جانتا ہو گا کہ بندوق چلانا بھی ایک علم ہے- جو درجہ بدرجہ آتا ہے- تو پھر اگر اس کی گولی اس سمت کو جاتی ہے- جدھر چلائی گئی ہے- تو اس کے لئے کوئی مایوسی کی بات نہیں- کیونکہ وہ ترقی اور کمال پر پہنچنے کے قریب ہو رہا ہے-

حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشادات حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی

علمی مسائل

۲۸- دسمبر ۱۹۲۵ء کو جلسہ سالانہ کے موقعہ پر حضرت امام جماعت الثانی (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) نے فرمایا:-

"میں اصل تقریر شروع کرنے سے پہلے دوستوں کو یہ نصیحت کرنا چاہتا ہوں کہ وہ ذکر الٰہی کی عظمت کو اچھی طرح سمجھیں۔ یہاں وہ کسی تماشہ اور کھیل کے لئے جمع نہیں ہوتے بلکہ اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنے اور اس کا نام لینے کے لئے آتے ہیں- اس لئے ذکر الٰہی کے آداب کو مدنظر رکھنا چاہئے- لیکن مجھے افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ بعض دوست اس ادب کو مد نظر نہیں رکھتے- اور بلاوجہ اور بلاسبب جلسہ گاہ سے اٹھ کر باہر چلے جاتے اور ادھر ادھر باتیں کرتے رہتے ہیں- میں جانتا ہوں کہ جلسے پر ایک خاص تعداد جو ۸۰۰ اور ہزار کے قریب قریب ہوتی ہے غیر از جماعت کی ہوتی ہے اور وہ لوگ اپنے نفس پر جبر کرکے وعظ سننے کے عادی نہیں ہوتے اور ان کا کثیر حصہ جلسہ گاہ میں آتا اور جاتا رہتا ہے- مگر تجربہ بتاتا ہے کہ وہی لوگ آنے جانے والے نہیں ہوتے بلکہ بعض احمدی بھی اس جلسہ گاہ سے باہر چلے جاتے ہیں- کہ چلو ان کو باہر جاکر دعوت الی اللہ کریں- مگر یاد رکھنا چاہئے کہ مذہب میں انسان پر سب سے بڑا فرض اپنی جان کا ہوتا ہے- حضرت ابو بکرؓ کہتے ہیں رسول کریم ﷺ نے فرمایا کہ جس وقت اپنی ہدایت کی فکر میں ہو اگر کوئی دوسرا گمراہی میں پڑتا ہے تو پڑنے دو- اپنی ہدایت کی فکر دوسرے کی خاطر چھوڑ نہ دو- دین کے لئے مال قربان کیا جاتا ہے اور جان قربان کی جاتی ہے- مگر دین وہ چیز ہے کہ ساری دنیا کی خاطر بھی قربان کرنے کے لئے کوئی صاحب ایمان تیار نہیں ہو سکتا- پس اگر کسی مجبوری کی وجہ سے جلسہ گاہ سے اٹھنا پڑے- اور بعض دفعہ ایسی مجبوریاں پیش آجاتی ہیں جیسے قضائے حاجت کے لئے جانا تو بے شک جاؤ مگر فارغ ہو کر جلدی واپس آجانا چاہئے کیونکہ کیا معلوم ہے کہ کب وہ گھڑی آجائے جس کے لئے انسان ساری عمر کوشش کرتا رہتا ہے- ایک گھڑی ایسی آسکتی ہے کہ اس وقت ایک (لفظ) انسان کو کافر سے صاحب ایمان بنا دیتا ہے- اسے شیطانی سے رحمانی بنا دیتا ہے- حضرت عمرؓ کا واقعہ ہی دیکھ لو- آپ رسول کریم ﷺ کی مخالفت میں انتہا کو پہنچے ہوئے تھے لیکن ایک بات ان کے کان میں ایسی پڑ گئی جس نے ان کی حالت بالکل بدل دی- وہ رسول کریم ﷺ کے قتل کے لئے نکلے کہ انہیں معلوم ہوا ان کی اپنی بہن مسلمان ہو چکی ہے- اس پر وہ اپنی بہن کے ہاں گئے- اور گھر میں قرآن کریم پڑھتے ہوئے سنا- غصے میں آکر اندر گھس گئے اور اپنے بہنوئی کو مارنے لگے- اس پر بہن بچانے لگی تو اس کے بھی چوٹ آگئی- اس حالت کو دیکھ کر ان کے دل میں کچھ ندامت پیدا ہوئی تھی کہ بہن نے کہا عمر! تم ہم پر اس لئے ناراض ہوتے ہو کہ ہم نے ایک خدا کو مانا ہے- یہ سن کر وہ سر سے پاؤں تک کانپ گئے اور اپنی بہن سے کہا جو تم پڑھ رہے تھے وہ مجھے بھی سناؤ- ان کی بہن نے کہا پاک ہو کر آؤ تو سنائیں- وہ نہا کر آئے اور ان کے سامنے قرآن کریم کی تلاوت کی گئی جسے سن کر ان کے آنسو رواں ہو گئے اور سیدھے رسول کریم ﷺ کے پاس آئے آکر دستک دی- جب معلوم ہوا کہ عمر ہے تو بعض نے کہا دروازہ نہیں کھولنا چاہئے- وہ سخت آدمی ہے نقصان نہ پہنچائے- حضرت حمزہؓ نے کہا کہ اگر مخالفت کی نیت سے آئے ہیں تو ہمارے پاس بھی تلوار ہے- آخر رسول کریم ﷺ نے اندر آنے کی اجازت دے دی- جب سامنے آئے تو رسول کریم ﷺ نے فرمایا

باقی صفحہ ۷ پر

واقفاتِ نو کی تعلیم و تربیّت

جہاں تک بچیوں کا تعلق ہے اس سلسلے میں بھی بارہا ماں باپ سوال کرتے ہیں کہ ہم انہیں کیا بنائیں؟ وہ تمام باتیں جو مردوں کے متعلق یا لڑکوں کے متعلق میں نے بیان کی ہیں- وہ ان پر بھی اطلاق پاتی ہیں- لیکن اس کے علاوہ انہیں گھر گرہستی کی اعلیٰ تعلیم دینی بہت ضروری ہے اور گھریلو اقتصادیات سکھانا ضروری ہے کیونکہ بعید نہیں کہ وہ واقفین بچیاں واقفین کے ساتھ ہی بیاہی جائیں- جب میں کہتا ہوں کہ بعید نہیں تو مراد یہ ہے کہ آپ کی دلی خواہش یہی ہونی چاہئے کہ واقفین بچیاں واقفین سے بیاہی جائیں ورنہ غیر واقفین کے ساتھ ان کی زندگی مشکل گزرے گی اور مزاج میں بعض دفعہ ایسی دوری ہو سکتی ہے- ایک واقف زندگی بچی کا اپنے غیر واقف خاوند کے ساتھ مذہب میں اس کی کم دلچسپی کی وجہ سے گزارا نہ ہو اور واقفین کے ساتھ شادی کے نتیجے میں بعض دوسرے مسائل اس کو درپیش ہو سکتے ہیں- اگر وہ امیر گھرانے کی بچی ہے- اس کی پرورش ناز و نعم میں ہے اور اعلیٰ معیار کی زندگی گزار رہی ہے تو جب تک شروع ہی سے اسے اس بات کے لئے ذہنی طور پر آمادہ نہ کیا جائے کہ وہ سادہ، سخت زندگی اور مشقت کی زندگی برداشت کر سکے اور یہ سلیقہ نہ سکھایا جائے کہ تھوڑے پر بھی انسان راضی ہو سکتا ہے اور تھوڑے پر بھی سلیقے کے ساتھ انسان زندہ رہ سکتا ہے- پس ایسی لڑکیاں جن کو بچپن سے مطالبوں کی عادت ہوتی ہے وہ جب واقفین زندگی کے گھروں میں جاتی ہیں تو ان کے لئے بھی جہنم پیدا کرتی ہیں اور اپنے لئے بھی- مطالبے میں فی ذاتہ کوئی نقص نہیں لیکن اگر مطالبہ توفیق سے بڑھ کر ہو تو پھر خواہ خاوند سے ہو یا ماں باپ سے یا دوستوں سے تو زندگی کو اجیرن بنا دیتا ہے- اللہ تعالیٰ نے اس معاملے میں ہمیں کیا خوبصورت سبق دیا جب فرمایا (-) کہ خدا کسی کی توفیق سے بڑھ کر اس سے مطالبہ نہیں کرتا- تو بندوں کا کیا حق ہے کہ توفیق سے بڑھ کر مطالبے کریں- واقفین زندگی کی بیویوں کے لئے یا واقفین زندگی لڑکیوں کے لئے یہ ضروری ہے کہ یہ سلیقہ سیکھیں کہ کسی سے اس کی توفیق سے بڑھ کر نہ توقع رکھیں نہ مطالبہ کریں اور قناعت کے ساتھ کم پر راضی رہنا سیکھ لیں............ جہاں تک بچیوں کی تعلیم کا تعلق ہے اس میں خصوصیت کے ساتھ تعلیم دینے کی تعلیم دلانا یعنی ایجوکیشن کی انسٹرکشن جسے Bachelor degree in Education) غالباً کہا جاتا ہے یا جو بھی اس کا نام ہے مطلب یہ ہے کہ ان کو استانیاں بننے کی ٹریننگ دلوانا خواہ ان کو استانی بنانا ہو یا نہ بنانا ہو ان کے لئے مفید ہو سکتا ہے- اسی طرح لیڈی ڈاکٹرز کی جماعت کو خدمت کے میدان میں بہت ضرورت ہے پھر کمپیوٹر سپیشلسٹ کی ضرورت ہے اور ٹائپسٹ کی ضرورت ہے اور یہ سارے کام عورتیں مردوں کے ملے جلے بغیر' سوائے ڈاکٹری کے' باقی سارے کام عمدگی سے سرانجام دے سکتی ہیں- پھر زبانوں کا ماہر بھی ان کو بنایا جائے یعنی لٹریری (Literary) نقطہ نگاہ سے' ادبی نقطہ نگاہ سے ان کو زبانوں کا چوٹی کا ماہر بنانا چاہئے تاکہ یہ جماعت کی تصنیفی خدمات کر سکیں-

(خطبہ حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع ۱۷-۲-۸۹)

• وہ دعا مقبول ہوتی ہے جو عجز کے آخری مقام پر ہو اور اس دعا کا قبول ہونا ایسی حقیقت بن جاتا ہے جو سورج سے زیادہ بڑھ کر ہو-

(حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع)

دل ٹھیک ہو تو سارے اعضاء خود بخود ٹھیک ہو جاتے ہیں

حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب- ایم اے

ترجمہ: نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ انسان کے جسم میں ایک ایسا گوشت کا ٹکڑا ہے کہ جب وہ اچھا ہو جائے تو تمام جسم اچھا ہو جاتا ہے اور جب وہ خراب ہو جائے تو تمام جسم خراب ہو جاتا ہے اور اے مسلمانو! ہوشیار ہو کر سن لو- کہ وہ دل ہے-

تشریح: اس حدیث میں نفس کی اصلاح کا لطیف فلسفہ بیان کیا گیا ہے اور وہ یہ کہ انسان کے تمام اعمال کا منبع اس کا دل ہے اگر انسان کے دل میں نیک اور پاکیزہ جذبات ہوں گے تو اس کے سارے اعمال لازماً نیکی کے رستہ پر چلیں گے لیکن اگر دل کے جذبات ناپاک اور گندے ہوں گے تو اعمال بھی لامحالہ گندے رستہ پر پڑ جائیں گے- کیونکہ دل کے جذبات بیج کا رنگ رکھتے ہیں اور عمل وہ درخت ہے جو اس کے بیج سے پیدا ہوتا ہے- پس اصلاح کے لئے اصل فکر دل کی ہونی چاہئے- اگر قوم کے لیڈر اور ملک کے اخبارات عوام الناس کے دلوں میں اور کالجوں کے پروفیسر اور سکولوں کے اساتذہ طلباء کے دلوں میں اور والدین اپنے بچوں کے دلوں میں نیک جذبات پیدا کر دیں اور ان میں خدا کی محبت اور (-) کی محبت اور دین کی محبت کے ساتھ ساتھ قوم کے درد اور خدمت اور قربانی اور صداقت اور دیانت کا بیج بو دیں تو پھر نیک اعمال کے لئے علیحدہ فکر مند ہونے کی ضرورت نہیں' بلکہ دل کا تقویٰ خود بخود عمل صالح کا درخت اُگانا شروع کر دے گا- لیکن اگر دل خراب ہے تو پھر عمل کا درخت اول تو اُگے گا ہی نہیں اور اگر اُگے گا تو فوراً ہی ٹھٹھر کر ختم ہو جائے گا- حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ نے کیا خوب فرمایا ہے کہ-

ہر اک نیکی کی جڑھ یہ اتقا ہے
اگر یہ جڑھ رہی سب کچھ رہا ہے

حق یہی ہے کہ انسان کا دل اس کے تمام نیک اعمال کا منبع اور مولد ہے اگر دل ٹھیک ہو تو پاؤں اور زبان اور آنکھ کے اعمال خود بخود ٹھیک ہو جاتے ہیں لیکن اگر دل گندہ ہو تو انسان کے ہر عمل میں گندگی اور نجاست کی بُو پیدا ہونی شروع ہو جاتی ہے ایسا انسان اگر بظاہر نیک عمل بجالاتا بھی ہو تو اس کے اعمال میں خشک نقالی یا منافقانہ ریا کے سوا کچھ حقیقت نہیں ہوتی- پس ہر شخص کا فرض ہے کہ وہ سب سے پہلے دل کی فکر کرے- کیونکہ دل جڑھ کا قائم مقام ہے اور گندی جڑھ سے کبھی پاک درخت پیدا نہیں ہو سکتا-

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ابن العطاء

میرا کالم

یہ اور بات ہے کہ دنیا کے جس جس علاقے میں معاشرے ٹوٹ رہے ہیں- رشتوں کی اقدار زائل ہو رہی ہیں- وہاں چھوٹے بڑے کالحاظ کم ہو گیا ہے- اس بات کی طرف توجہ روز بروز کم ہو رہی ہے کہ کسے کس کی خدمت کرنی ہے- اور کسے کس کے کام آنا ہے- لیکن جو معاشرے مضبوط اور مستحکم ہیں وہاں ادب آداب کا بڑا لحاظ رکھا جاتا ہے- چھوٹے اور بڑے میں فرق ہے- اور اس فرق کو محسوس کیا جاتا ہے اور اس کالحاظ رکھا جاتا ہے- اور اس کے لئے بعض ہدایات بھی موجود ہیں جو زندگی کے دوسرے پہلوؤں کی طرف بھی توجہ دلاتی ہیں- مثلاً کسی جگہ لوگ زیادہ ہوں اور وہاں بعد میں آنے والے کم تو وہ ان سے علیک سلیک شروع کر دیں- چھوٹا ہو تو بڑے کو Greet کرتا ہے- یہ بھی تو کہتے ہیں Ladies First احترام کی ایک یہ صورت بھی ہے- اور آداب ہی ایک ایسی چیز ہے جو انسانی فطرت کو نکھارتی ہے- بڑی عمر کے لوگوں یا بڑے ذمہ داری کے عہدہ داروں کو اس بات کا احساس ہونے لگتا ہے کہ ان کی قدر کی جا رہی ہے- اور چھوٹی عمر اور چھوٹے عہدے کے لوگوں کو اس بات پر تسکین حاصل ہوتی ہے کہ وہ اپنا فرض پورا کر رہے ہیں-

عام طور پر گھروں میں بھی دیکھا گیا ہے- جب سارا خاندان اکٹھے بیٹھ کر کوئی کام کرتا ہے تو بعض باتیں ایسی ہیں جن کے متعلق سمجھا جاتا ہے کہ چھوٹی عمر کے لوگ ان کا اہتمام کریں- یہ نہیں کہ کوئی بھی اس کام کو شروع کر دے- کر تو سکتا ہے لیکن ادب آداب اس بات کا تقاضا کرتے ہیں کہ چھوٹی عمر کے لوگ بڑی عمر کے لوگوں کی خدمت کریں- یا عورتیں اور مرد ہوں تو عام طور پر پہلے عورتوں کا نمبر آتا ہے کہ ان کی خدمت کی جائے اور اس کے بعد مردوں کی- مجھے ایک واقعہ یاد ہے کہ نائیجیریا میں پاکستان کے ایمبیسیڈر جو غانا سے آئے ہوئے تھے- محترم مولانا مبارک احمد ساقی اور میں پریس کانفرنس کے آغاز سے پہلے ہوٹل کی اوپر کی منزل میں بیٹھے تھے- ایمبیسیڈر صاحب نے مولانا ساقی صاحب کو مخاطب کرتے ہوئے کہا کہ آپ ہی ہم میں سے سب سے چھوٹے ہیں- اس لئے آپ نچلی منزل پر جائیں اور میری فلاں چیز لے آئیں- مولانا مبارک احمد ساقی صاحب نے نہایت خوشدلی کے ساتھ وہ کام سرانجام دے دیا-

گھروں میں جیسا کہ میں نے کہا ہے بعض اوقات گھر کے تمام افراد چائے کے لئے اکٹھے ہوتے ہیں اور چائے کون بنائے- کوئی معمر یا چھوٹی عمر کا شخص- ادب آداب اس بات کا تقاضا کرتے ہیں کہ چھوٹی عمر کا شخص اپنے آپ کو پیش کرے کہ میں بناتا ہوں- اس طرح ایک تو اس کے اپنے دل میں ادب آداب کی اہمیت بڑھتی ہے اور بڑوں کے دل میں اس بات کی طرف سے اطمینان حاصل ہوتا ہے کہ ہماری آئندہ کی نسل صحیح راستے پر چل رہی ہے لیکن ہو سکتا ہے کہ حجاب کی وجہ سے کوئی ایسا نہ کرے- یہ حجاب کسی طرح بھی درست نہیں- اس حجاب کو دور کرنا چاہئے اور جب بھی ایسا موقعہ آئے- کم عمر کے لوگوں کو بڑوں کی خدمت کرنی چاہئے- جیسا کہ پہلے کہا گیا ہے- ایک تو بڑوں کو یہ اطمینان ہو گا کہ ان کی آئندہ نسل ان کی خدمت کرنے کے لئے تیار ہے اور دوسرے چھوٹوں کو یہ احساس ہو گا کہ وہ اپنا فرض صحیح طریق پر نبھا رہے ہیں-

---

یاد رفتگان

محترم ڈاکٹر نصیر احمد خاں

محمد شریف خالد

ڈاکٹر خان نصیر احمد خاں صاحب وفات یافتہ کے ذکر خیر کے سلسلہ میں چند تاثرات پیش کرنے کی سعادت حاصل کرتا ہوں-

خان صاحب سے میرا تعلق ۱۹۴۷ء سے تا وفات ڈاکٹر صاحب رہا ہے- یہ عرصہ انہوں نے تعلیم الاسلام کالج لاہور اور پھر تعلیم الاسلام کالج ربوہ میں نمایاں کارکردگی کے ساتھ گزارا- تعلیم الاسلام کالج میں منتقل ہونے سے قبل آپ کو فضل عمر ریسرچ انسٹی ٹیوٹ کے لئے مختص کیا گیا تھا- کیونکہ آپ نے طبعیات میں نمایاں مقام کے ساتھ ایم ایس سی کیا تھا- لیکن تقسیم ملک کے بعد حالات کی تبدیلی کے تحت اس وقت کے پرنسپل صاحب حضرت مرزا ناصر احمد صاحب (جو کہ ۱۹۶۵ء تا ۱۹۸۲ء بطور امام جماعت احمدیہ الثالث جماعت کی راہنمائی پر متمکن رہے) کی خواہش پر آپ کو تعلیم الاسلام کالج میں لگا دیا گیا- جہاں پر وہ تادم واپسیں کام کرتے ہوئے اپنے رب کے حضور حاضر ہو گئے-

آپ بشاش- خوش رُو اور خوش خُو تھے- مناسب قد و قامت والے صحت مند جسم کے مالک- کام سے کام اور کام میں انہماک ان کا خاصہ تھا- لطیفہ گوئی- حاضر جوابی میں بے تکلفانہ مہارت رکھتے تھے- اب بھی ان کے سابق کالج کے سٹاف روم میں تصور کے کان ان کے قہقہوں کی گونج سن سکتے ہیں- آپ ایک بہترین استاد تھے- اور اپنے محترم استاد پروفیسر میاں عطاء الرحمٰن کی تعلیمی روایات کو آگے بڑھانے والے تھے- محنت سے تیاری کرتے اور روانی سے طبعیات پڑھاتے- ربوہ کالج آنے پر آپ یونین کے صدر رہے- اور آپ کی زیر صدارت طلباء نے مختلف بین الکلیاتی مناظروں میں انعامات حاصل کئے- آپ کی شفقت اور راہنمائی سے کالج نے اس میدان میں اپنا ایک مقام پیدا کیا ہوا تھا- یہ آپ ہی تھے جنہوں نے کالج اور ربوہ میں باسکٹ بال متعارف کرایا- اور اس پر بڑی محنت کی- ان کا لگایا ہوا یہ پودا کالج اور ربوہ کی مشہوری کا سبب بنا اور بعد ازاں قومی سطح کے کھلاڑی پیدا ہوتے چلے آ رہے ہیں-

آپ کا ایک کارنامہ ایم ایس سی فزکس کی کلاسز کے اجرا کا ہے- دن رات محنت کر کے کم سے کم سرمایہ سے اس اہم مضمون میں ایم ایس سی کی کلاسیں جاری کیں- اور ان کی تعلیمی اور تجرباتی آماجگاہ نیو کیمپس میں مستقل کی- تجربہ گاہیں اور سامان پنجاب بھر کے کالجوں سے بڑھ کر مہیا کیا- اور تعلیمی میدان میں پہلے نمبر پر کالج کو لے آئے- ان کی یہ یادگار علم کے پیاسوں کو پنجاب اور پاکستان کے دور دراز مقامات سے کھینچ لاتی ہے- یہ چشمہ رواں ایک بے مثال کوشش ہے جو کہ اس دور افتادہ علاقے میں نصیر صاحب کے عزم و استقلال سے جاری و ساری ہوا-

آپ شاعر بھی تھے- خواجہ دل محمد کی طرح سائنسی علوم (ریاضی- طبعیات) کے استاد ہوتے ہوئے شاعری میں بھی اپنا نام پیدا کر گئے- المنار میں ان کی اچھی نظمیں پڑھنے کو ملتی تھیں-

شاعری میں ان کا موازنہ (جنرل ریٹائرڈ) ڈاکٹر محمود الحسن صاحب سے کیا جا سکتا ہے- آپ بھی سائنس کے آدمی ہوتے ہوئے اچھے شاعر اچھے شعری ذوق کے مالک تھے- اور ڈاکٹر محمود الحسن صاحب بھی جراحی میں اونچا مقام رکھنے کے ساتھ ساتھ شاعری کو بھی اپنائے ہوئے ہیں- سائنس- تھیوری کا نام ہے- اور آرٹس- عمل یعنی پریکٹس- نصیر احمد خاں صاحب سائنس اور آرٹس کا سنگم ہیں- اور یہ ایک وسیع ذہن کی علامت ہے-

آپ سیر و سیاحت کے بھی دلدادہ تھے- آپ کی تحریک پر تعلیم الاسلام کالج کے اراکین سٹاف کبھی نہر جھنگ برانچ پر برج کے نزدیک پکنک پر جاتے- کبھی دریائے چناب کے دائیں کنارے کھانے پکتے- جس میں محترم پرنسپل صاحب مہمان خصوصی ہوتے- کبھی آپ احباب کو نیو کیمپس والی عمارت کی وسیع چھت پر دعوت طعام دیتے-

ایک یادگار تقریب کے ساتھ اس یادوں بھری برات سے رخصت چاہوں گا- ایک دفعہ مہراللہ دتا صاحب جو کہ چوہدری حمید احمد خالد صاحب (جامعہ احمدیہ) کے خسر تھے کی تحریک پر کالج کے پروفیسر صاحبان ڈاکٹر نصیر احمد خاں صاحب کی قیادت میں دو دن اور ایک رات کے لئے پکا آنہ کے قریب ایک چک میں جہاں پر کہ چوہدری عبدالرحمٰن صاحب سیکنڈ ماسٹر تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ کے بھتیجے چوہدری گلزار صاحب اور چوہدری دلدار صاحب وغیرہ ھما تقسیم ہند کے بعد آباد تھے- سیر و سیاحت- شکار اور دعوت الی اللہ کے لئے گئے- جاتی دفعہ جو شکار کیا گیا وہ رات کو میزبانوں کی طرف سے دوسری پر تکلف اشیاء کے ساتھ پیش کیا گیا- اور دوسرے دن کا شکار پروفیسر صاحبان ساتھ لے آئے- رات کو حضرت مولوی ابو العطاء صاحب نے نہایت فصیح انداز میں ماحول کے مطابق تقریر کی- جسے مردوں کے علاوہ مستورات نے بھی پردہ کی حدود میں رہتے ہوئے سنا- یہ تقریب سیر و سیاحت- شکار اور دعوت الی اللہ کے لحاظ سے نہایت کامیاب اور یادگار تھی- اس میں ڈاکٹر صاحب کے علاوہ محمد ابراہیم ناصر- مرزا خورشید احمد صاحب حضرت مولوی ابو العطاء صاحب- مولوی ارجمند خاں صاحب- مولوی غلام احمد بدوملہی صاحب خاکسار اور چند دیگر اساتذہ کرام تھے-

---

آپ کا خط ملا

مکرم منصور احمد جاوید دارالرحمت وسطی ربوہ سے لکھتے ہیں-

طالب خیریت بخیریت

گزشتہ دنوں اخبار الفضل میں "میرا کالم" میں آپ نے خطوط کے بارے میں جو نہایت احسن طریق پر احباب کو توجہ دلائی ہے- وہ قابل تعریف ہے- میں ایک لمبا عرصہ زندگی کا باہر کے ممالک میں گزار کر آیا ہوں اس لئے خطوط کی اہمیت کو بہت حد تک سمجھتا ہوں- آپ کی بات بالکل بجا ہے کہ خطوط کا رجحان اور کلچر آہستہ آہستہ تنزل کی طرف گامزن ہے- آجکل تو عام حالت یہ ہے کہ کسی سے خط کے بارے میں پوچھا جائے تو جواب ملتا ہے خط نہیں آتا اب تو اکثر "ہیلو ہیلو" ہی ہوتی ہے- فون کا مزا اپنی جگہ آواز سے ملاقات کا لطف بھی آتا ہے لیکن جو کسی نے کہا ہے کہ "خط آدھی ملاقات ہوتا ہے" یہ حقیقت پھر بھی اپنی جگہ قائم و دائم ہے- میرے خیال میں اکثر و بیشتر خط نہ لکھنے کی وجہ نہ صرف سستی ہوتی ہے بلکہ عوام الناس میں تحریر / لکھنے کا رواج بھی قدرے ختم ہو رہا ہے- میں اپنی مثال ہی دے دیتا ہوں پہلے پاکستان میں اور پھر مسلسل دس سال یورپ میں تعلیم حاصل کی اور ہر روز نجانے کتنے صفحے لکھتا تھا جو کہ بخوشی یا مجبوری سے لکھنے پڑتے تھے لیکن اب حالت اس کے بالکل متضاد ہے- بعض اوقات لکھنے بیٹھتے ہیں تو بہت

باقی صفحہ ۷ پر

خلافت لائبریری ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ڈاکٹر بشیر احمد ایم ڈی۔ امریکہ

بوسنیا اور اس کا مستقبل

محترمی و مکرمی جناب مولانا نسیم سیفی صاحب

امید ہے آپ اور آپ کے اہل و عیال بفضل خدا بخیریت ہوں گے۔ دعا ہے اللہ تعالیٰ آپ کو اعلیٰ صحت والی دراز عمر عطا فرمائے۔ آمین

بندہ آپ کے مضامین اور نظموں سے از حد محظوظ ہوتا ہے اللہ تعالیٰ نے آپ کے ذہن کو وہ ضیاء اور قلم کو وہ سرعت بخشی ہے کہ ہم سب دنگ رہ جاتے ہیں۔ یہ محض اللہ تعالیٰ کا احسان ہے۔ اور سلسلہ عالیہ احمدیہ کی خدمات کا صلہ۔

سچی بات ہے مجھے "الفضل" سے بچپن ہی سے بڑا پیار ہے۔ میرے ذہن کی پرورش میں "الفضل" کا بڑا ہاتھ ہے۔ اور کیوں نہ ہو۔ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے ملفوظات آئمہ سلسلہ کے خطبات اور ارشادات اور علمائے سلسلہ کے پُر مغز مضامین۔ ذہنوں کو یقیناً ضیا بخشتے ہیں۔

مدیران الفضل کے لئے میرے دل میں ہمیشہ محبت کے جذبات ہیں۔ خواجہ غلام نبی صاحب سابق ایڈیٹر الفضل کو قادیان میں دیکھا ہوا ہے۔ اور جناب روشن دین صاحب تنویر کو قادیان لاہور۔ ربوہ اور کراچی میں۔ یہ عجیب اتفاق ہے کہ ۱۹۵۳ء میں جب الفضل کی اشاعت پر پابندی لگائی گئی تو جماعت احمدیہ نے کراچی کے ہفت روزہ المصلح کو روزنامہ بنالیا۔ اور الفضل کا سٹاف کراچی میں سکونت پذیر ہوا۔ جس کی رہائش احمدیہ ہال کراچی میں تھی۔ خاکسار کو بھی ۱۹۵۳ء میں ڈو میڈیکل کالج کراچی میں اناٹومی میں ڈیمانسٹریٹی کی ملازمت مل گئی۔ محترم تنویر صاحب نے از راہ شفقت مجھے اپنے ساتھ رہنے کی اجازت دے دی۔ جب تک الفضل کا عملہ کراچی میں رہا۔ خاکسار محترم تنویر صاحب کے ساتھ رہا۔ میں نے المصلح کے لئے انہیں ایڈیٹوریل اور نظمیں لکھتے ہوئے دیکھا ہے۔ ہم اکٹھے خوب سیر کیا کرتے تھے۔ اور مختلف موضوعات پر گفتگو بھی۔ ہم مچھلیاں خرید کر خود پکاتے تھے اور لطف اندوز ہوتے تھے۔ کبھی کبھار مشاعروں میں شرکت بھی کرتے تھے۔ میں الفضل کے لئے محترم تنویر صاحب کی شخصیت کے تعلق میں اپنے تاثرات لکھوں گا۔

اور آپ سے بھی مجھے بڑی دلی محبت ہے۔ اور صحافت کی شاگری کا شرف بھی۔ خاکسار 'بوسنیا پر' آپ کو ایک مضمون ارسال کر رہا ہے۔ اگر آپ اسے اشاعت کے قابل سمجھیں تو حسب سابق اس کے خدوخال سنوار کر شائع فرما کر شکریہ کا موقع عطا فرمائیں۔ ڈاکٹر بشیر احمد ایم ڈی

بوسنیا اور اس کا مستقبل

بوسنیا میں سفاک سربوں کی مسلمانوں کے شہروں پر مسلسل بڑے دہانوں کی توپوں اور مارٹروں کی گولہ باری سے بیچارے بے گناہ مسلمان ہر روز اپنی جانوں سے ہاتھ دھو رہے ہیں۔ سات مئی کو سارایے وو میں سربوں کی گولہ باری سے گیارہ مسلمان جان بحق ہوئے۔ سربوں نے سارایے وو کے ہوائی اڈہ کو گولہ باری سے بند کر رکھا ہے۔ اور شہر کے مسلمانوں کے لئے خوراک اور ادویات جو ہوائی جہازوں سے فراہم ہوتی تھیں۔ وہ بھی اب نایاب ہیں۔

بوسنیا میں مقیم انگلستان کے لیفٹیننٹ جنرل روپرٹ سمتھ (جو یو این کے اعلیٰ فوجی آفیسر ہیں) نے ۷ مئی کو نیٹو کو سربوں کے خلاف ہوائی حملہ کی درخواست کی۔ تاکہ سرایے وو کے شہریوں کو سربوں کی ہلاکت خیز گولہ باری سے بچایا جائے۔ مگر یو این او کے (غیر فوجی) افسر اعلیٰ مسٹر یاسوشی اکاشی (جو جاپانی ہیں) نے یہ درخواست مسترد کر دی۔ بالفاظ دیگر اکاشی صاحب نے سربوں کو کھلی چھٹی دے دی ہے کہ وہ بوسنیا کے نہتے مسلمانوں کو تہ تیغ کرتے رہیں۔

آکاشی صاحب کے اس رویہ سے امریکہ اور یورپ کے لیڈروں کو دھکا لگا۔ علاوہ ازیں یو۔ این۔ او کے سیکرٹری جنرل مصر کے بطروس غالی گورازوے' زیپا اور سربرنیسکا جو کہ یو این او کے مقرر کردہ حفاظتی شہر ہیں۔ سے یو۔ این۔ او کے فوجیوں کے انخلا پر آمادہ تھے۔ بطروس کے خیال میں یو۔ این۔ او کے فوجی ان شہروں میں سربوں کی گولہ باری کا نشانہ بن رہے تھے۔ اور یہ کہ وہ ان ہتھیاروں سے مسلح نہیں تھے جن سے وہ سربوں کا مقابلہ کر سکیں۔ اور یہ بھی کہ اقوام متحدہ کا مینڈیٹ درباره بوسنیا بڑا مبہم اور کمزور ہے۔

امریکہ کی حکومت کے لیڈروں نے بطروس غالی پر زور دیا کہ وہ یو۔ این او کے مشن کو محدود نہ کریں۔ اور یہ کہ بوسنیا کے چھ شہروں۔ جن کی حفاظت کی ذمہ داری یو۔ این۔ او نے قبول کی ہے وہ اسے قائم رکھیں۔ ان شہروں کے مسلمانوں کے لئے اشیائے خورد و نوش کی ترسیل بھی جاری رہے۔ اس کے علاوہ سارایے وو کے اردگرد ۱۲۶۵ میل کے دائرہ سے سربوں کا بھاری اسلحہ نکالا جائے۔ یہ علاقہ نیٹو نے جنوری ۱۹۹۴ء میں سربوں کو ہوائی حملہ کا الٹی میٹم دے کر بھاری اسلحہ سے خالی کروایا تھا۔

امریکہ بوسنیا کے یو۔ این۔ او کی فوج کے انخلا کی تجویز کی پر زور مخالفت کرتا ہے۔ اس کی مندرجہ ذیل وجوہات ہیں۔

اول اگر یو۔ این۔ او کی فوج کو بوسنیا سے نکالا جائے۔ تو پریذیڈنٹ بل کلنٹن پر بوسنیا کے مسلمانوں کو نہتا اور بے یار و مددگار چھوڑنے اور سربوں کے ہاتھوں لقمہ اجل بنانے کا الزام نہ صرف امریکی سطح پر ابھرے گا۔ بلکہ عالمی سطح پر بھی۔

دوئم بل کلنٹن نے بوسنیا میں مقیم یو۔ این۔ او کے فوجیوں کو بوسنیا سے باہر نکالنے کے لئے ۲۵ ہزار امریکی فوجیوں کا وعدہ کیا تھا۔ اگر یو این او کی فوجوں کو بوسنیا سے نکالنے کا فیصلہ ہو جائے۔ تو امریکہ کے ۲۵ ہزار فوجیوں کو بوسنیا کی حربی فضا میں کودنا پڑے گا۔ امریکی عوام آجکل ہرگز ہرگز یہ پسند نہیں کرتے کہ وہ اپنے فوجیوں کو میدان جنگ میں دھکیل کر اپنی موت کا شکار ہونے دیں۔ وہ ویت نام۔ کوریا اور صومالیہ میں امریکی فوجی جوانوں کی ہلاکت سے دہشت زدہ ہیں۔

سوئم اگر یو۔ این۔ او کی فوج کا ۲۵ ہزار امریکی فوجیوں کی مدد سے بوسنیا سے انخلاء ہو جائے تو پھر امریکہ کو بوسنیا کے تعلق میں اپنی نئی پالیسی بنانی پڑے گی۔ اور انہیں یو۔ این۔ او کے پیچھے چھپنے کی آزادی نہیں ملے گی۔

جیسا کہ اوپر ذکر ہو چکا ہے کہ ۷ مئی کے سراجے وو پر سربوں کی مسلسل گولہ باری سے گیارہ مسلمان ہلاک ہوئے۔ اور جنرل سمتھ کی درخواست کہ نیٹو سربوں کے خلاف ہوائی حملہ کرے جو کہ آکاشی صاحب نے مسترد کر دی تھی۔ اس سے متاثر ہو کر بل کلنٹن نے امریکہ کے چیئرمین آف جوائنٹ سٹاف جنرل John Shalikashvili کو یورپ کے فوجی لیڈروں سے ملنے اور انہیں سربوں پر بمباری کرنے پر رضامند کرنے کے لئے بھیجا۔ اس کے علاوہ محترمہ میڈیلین کے البرائیٹ جو کہ امریکہ کی یو این او میں سفیر ہیں۔ نے یو این او کے سیکرٹری جنرل بطروس غالی سے کوئی چار دفعہ ملاقات کی اور ان پر واضح کیا کہ سربوں کی سارایے وو پر تباہ کن بمباری امریکہ کی برداشت سے باہر ہے۔ اس کے علاوہ ولیم پیری (جو امریکہ کے وزیر دفاع ہیں) نے بھی بطروس غالی کو امریکہ کے احساسات سے آگاہ کیا۔

امریکہ کے وزیر خارجہ مسٹر کرسٹوفر نے برطانیہ۔ فرانس۔ جرمنی اور روس کے وزرائے خارجہ پر زور دیا کہ نیٹو کو بوسنیا میں سربوں کے خلاف زوردار اور پُراثر جوابی بمباری کرنی چاہئے۔ برطانیہ کے وزیر خارجہ ڈگلس ہرڈ اور جرمنی کے وزیر خارجہ کلاس کنکل نے کرسٹوفر صاحب کی تجویز پر عمل کرنے کی حامی بھر لی۔

۲۴ مئی کو جنرل سمتھ نے سربوں کو الٹی میٹم دیا کہ وہ بھاری اسلحہ کو سارایے وو کے گرد ۱۲۶۵ میل کے دائرہ سے نکال لیں۔ ورنہ نیٹو ان پر بمباری کریگا۔ سربوں نے اس الٹی میٹم کو پس پشت ڈال دیا۔ اور وہ سارایے وو پر مسلسل بمباری کرتے رہے۔

۲۵ مئی کو امریکہ کے چار F-16 دو F-18 دو EF 111 (جو کہ الیکٹرانک سے مسلح ہوتے ہیں)۔ ایک H.C 130 (جہاز جو فیول کا ذخیرہ رکھتے ہیں) علاوہ ازیں امریکہ کے دو ہوائی جہاز جو ہوا بازوں کو بچانے اور انہیں حفاظت سے دشمن کے علاقہ سے اٹھالانے کے لئے استعمال کئے جاتے ہیں۔ اس کے علاوہ سپین کے دو F-18 ہالینڈ کا ایک F-18 اور فرانس کا ایک میراج بھی تھا۔ سربوں پر بمباری کرنے کے لئے پرواز کی۔

نیٹو کے ان ہوائی جہازوں نے پالے (جو بوسنیا کے سربوں کا مرکز ہے) کے قریب کے ایک اسلحہ کے ذخیرہ کو نشانہ بنایا۔ علاوہ ازیں انہوں نے مزید پانچ اسلحہ کے ذخیروں کو نشانہ بنایا۔ اسلحہ اور بارود کے ذخائر پر فضائی حملہ سے میلوں میل دھوئیں کے بادل فضا میں چھا گئے۔

بوسنیا کے سربوں کا فضائی حملہ کے بعد رد عمل

بوسنیا کے سربوں نے یو این او کے مقرر کردہ چھ حفاظتی مراکز میں سے پانچ پر شدید گولہ باری کی اور سینکڑوں مسلمانوں کا قتل عام کیا۔

بوسنیا کے سربوں نے یو۔ این۔ او کے ۳۶۷ فوجیوں کو حراست میں لے لیا۔ انہوں نے ان محبوس فوجیوں کو اپنے اسلحہ کے ذخائر اور اہم فوجی اڈوں کے کھمبوں اور سلاخوں کے ساتھ ہتھ کڑیوں سے باندھ دیا۔ تاکہ نیٹو ان فوجی مراکز اور ذخائر کو نشانہ نہ بنائے۔

بوسنیا کے سربوں کے کمانڈر (Gen Ratko Maladic) نے یو این او کے جنرل سمتھ کو متنبہ کیا ہے کہ اگر نیٹو نے سربوں کے خلاف بمباری کی تو یو این او کے محبوس فوجیوں کی زندگی خطرہ میں پڑ جائے گی۔

بوسنیا کے سربوں کے ایک اور لیڈر Momcilo Krajisnik نے کہا ہے کہ یو۔ این او کے محبوس فوجیوں پر نیٹو کے طیاروں کی راہنمائی کرنے پر مقدمہ چلایا جائے گا۔ سرب یو این او کی حفاظت میں دیئے ہوئے ۲۰۰ بھاری اسلحہ (بھاری گنیں اور ٹینک) حملہ کر کے ساتھ لے گئے ہیں۔

یورپ کے لیڈروں کا رد عمل

فرانس کے پریذیڈنٹ جیکوئس شیراک نے بطروس غالی کو مطلع کیا ہے۔ کہ فرانس اپنے فوجی بوسنیا سے واپس بلا لے گا۔ اگر اقوام متحدہ فوجیوں کی حفاظت میں ناکام یا بے اثر رہی۔ اور یہ کہ یو این او اور بوسنیا یو این او کے فوجیوں کو

باقی صفحہ ۷ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بین المملکتی حالات - واقعات - شخصیات

سارا ایئے وو کا محاصرہ ختم کرانے کی کوشش

بوسنیا ہرزی گووینا پر قیامت ٹوٹے تین سال ہو چکے ہیں- اور عرصہ تین سال سے ہی بوسنیا کی مسلمان حکومت کے دار الحکومت سارا ایئے وو کا محاصرہ چاروں سے طرف جاری ہے- اس شہر کا رابطہ صرف ایک سرنگ کے ذریعے باہر سے ہے- شہر کے باشندے اشیائے ضروریہ کی شدید قلت کے عالم میں دن گزار رہے ہیں- پانی بجلی گیس کوئی چیز ایسی نہیں جس کی فراہمی درست طریق پر جاری ہو- اس پر مستزاد یہ کہ آئے دن سرب فوجوں کی طرف سے شہر پر گولہ باری اور فائرنگ ہوتی رہتی ہے- جس سے اس خوبصورت شہر کے مکانات کھنڈرات کا نقشہ پیش کر رہے ہیں- کبھی چند دن سکون کے آتے ہیں اور کبھی وہی بے یقینی اور موت کے سائے منڈلانے لگتے ہیں-

ان دردناک حالات کے باوجود اس شہر کے باسی اپنی بقا کی جنگ جاری رکھے ہوئے ہیں- اب بھی یہ شہر بوسنیا کا دار الحکومت ہے اور بوسنیا کی ساری جنگی کارروائیوں کی منصوبہ بندی یہیں سے ہوتی ہے-

گزشتہ کچھ عرصے سے بوسنیا کی افواج نے طاقت حاصل کی ہے اور چند دن قبل بوسنیا کے فوجی سارا ایئے وو سے باہر نکل کر محاصرہ توڑنے کی نیت سے جمع ہونے شروع ہو گئے- اب سربوں کے ساتھ ان کی باقاعدہ جنگ شروع ہو گئی ہے- بوسنیا شہر کے باہر تھوڑے ہی فاصلے پر سربوں کا دار الحکومت پالے واقع ہے- بوسنین مسلمان فوجوں نے پالے کو جانے والا راستہ کاٹ دیا ہے- اور اب سربوں کے محاصرہ کو توڑنے کے لئے جنگ شروع ہو چکی ہے-

اقوام متحدہ کے ذرائع کا کہنا ہے کہ بوسنیا میں اب عملاً جنگ بندی ختم ہو چکی ہے- مسلمانوں نے بعض علاقے واپس لینے کا دعویٰ کیا ہے اور سربوں نے بھی اپنی کامیابی کے بعض دعوے کئے ہیں- سربوں کے لیڈر روڈوان کراڈزک نے دھمکی دی ہے کہ مسلمانوں کے حملوں کا خمیازہ سارا ایئے وو کے شہریوں کو بھگتنا پڑے گا-

سربوں کے لیڈر کا یہ دعویٰ بتاتا ہے کہ ان کی فوجی پوزیشن کمزور ہے اور وہ دھمکیوں کے ذریعے سے ہی بوسنیا کے لوگوں کو ڈرا کر باز رکھنا چاہتے ہیں- لیکن بوسنیا کے سربوں کا تازہ حملہ بتاتا ہے کہ وہ پوری تیاری کے ساتھ حملہ آور ہوئے ہیں اور ان کی پوزیشن فوجی لحاظ سے بھی مضبوط ہے-

بال ٹھاکرے

ایک ہندو تنظیم جس کا مرکزی دفتر امریکہ میں ہے نے ۱۹۹۵ء کے لئے شعلہ بیان ہندو بنیاد پرست بال ٹھاکرے کو ہندو آف دی ایر قرار دیا ہے- بال ٹھاکرے شوسینا کے سربراہ ہیں اور یہ پارٹی ہندوؤں میں انتہا پسند مانی جاتی ہے- اس کے اپنے اخبار "سامنا" میں کہا گیا ہے کہ فیڈریشن آف ہندو ایسوسی ایشنز جس کا مرکزی دفتر کیلیفورنیا میں ہے نے سالانہ ایوارڈ کے لئے مسٹر ٹھاکرے کو مین آف دی ایئر چنا ہے- یہ ایوارڈ ہر سال کسی ایسے فرد کو دیا جاتا ہے- جس نے ہندوازم کے لئے کوئی نمایاں خدمت سر انجام دی ہو- شوسینا کا مطلب ہے شیواجی کی فوج- کہہ سکتے ہیں کہ سپاہ شیواجی- اس پارٹی کو مہاراشٹرا میں سب سے زیادہ ووٹ ملے تھے- اور مہاراشٹرا کا دار الحکومت بمبئی ہے-

کشمیر کا تنازعہ

نیشنل ڈیفنس کالج کی انیسویں کانووکیشن سے خطاب کرتے ہوئے منگل کے روز صدر سردار فاروق احمد خاں لغاری نے کہا کہ پاکستان جنوبی ایشیا، وسطی ایشیا، خلیج اور مشرق وسطیٰ کے سنگم پر ہونے کی وجہ سے مسلمان ملکوں کے لئے اور دوسری دنیا کے لئے ایک پل کا کام دے سکتا ہے- اور ایک معتدل جمہوریت کی علامت بن سکتا ہے- صدر محترم نے اس بات پر افسوس کیا کہ پاکستان کے علاوہ ہندوستان کے تمام علاقائی ریاستوں کے ساتھ کئی مسائل ہیں- اور وہ چاہتا ہے کہ ان سب پر اپنے آپ کو بالا رکھے- نئی دہلی سے ان سب ریاستوں کو کسی نہ کسی قسم کا خطرہ درپیش رہتا ہے اور اسی لئے پاکستان اور دیگر ریاستوں کو اپنے بجٹ کا ایک خاصا حصہ دفاعی امور کے لئے خرچ کرنا پڑتا ہے- انہوں نے مزید کہا کہ اگر کشمیر کا تنازعہ امن کی فضا میں حل ہو جائے- اور ایسا کرنا صرف اس طرح ممکن ہے کہ اقوام متحدہ کی سیکورٹی کونسل کی قراردادوں پر عمل کیا جائے تو بہت سے دیگر علاقائی مسائل بھی حل ہو جائیں گے- جہاں تک ہندوستانی فوجوں کا مقبوضہ کشمیر میں تشدد کے رویہ کا تعلق ہے صدر محترم نے کہا کہ اب عالمی برادری نے یہ بات محسوس کرنی شروع کر دی ہے کہ ہندوستان کا یہ رویہ ختم ہونا چاہئے- البتہ بعض ممالک ایسے ہیں جو اس مسئلے کی شدت سے پوری طرح واقف نہیں معلوم ہوتے یا واقف ہیں تو صحیح تناظر میں اسے نہیں دیکھتے- آپ نے عالمی ضمیر سے کہا کہ وہ ہندوستان کو اس بات پر مائل کرے کہ مقبوضہ کشمیر میں تشدد بند ہونا چاہئے-

ہفت روزہ دی ٹروتھ نائیجیریا ۳- اگست ۱۹۵۶ء

ہماری تاریخ

LAGOS, FRIDAY August 3, 1956.

ADVERTISE IN THE TRUTH

the TRUTH

AN AHMADIYYA PUBLICATION

BOOKS! BOOKS!! BOOKS!!! AHMADIYYA BOOKSHOP

The New Nigeria

Young Peoples' Corner

Edited by YAS

Society of the Truthful

WHAT THEY SAY

Dear YAS,

I am greatly indebted to you for your service to the Youths of this country. All I want is to register through you as a member of the "Society of the Truthful."

I am an ex-student of the Baptist Academy, a teacher for some years, but now I am doing my first year Probation course in Printing. I will be very pleased if you will allow my enrollment & take some steps in giving me some pieces of advice on printing.

I hope to send my shilling by post next Monday for my membership Badge, and I hope to win more of my friends to our Nigerian leading "Society of the Truthful." Compliments to all members.

Your friend,
Jos. A. F. Kusle, Osbiyeye,
22, Igbosere Road,
Lagos.

Thompson to go on leave

Mr. Patrick A. Thompson, the District Commissioner, Lagos Island Boy Scouts Local Association will soon be flying to U. K. on leave. Mr. Thompson is the Chief Mechanical Engineer at the Public Works Department. In a Release recently issued to all Lagos Island Scouters he made mention of his favourable impressions during his short tenure of Office. To mark his department Mr. Thompson presented twelve Lagos Island Troops with a copy each of scouting for Boys. Mr. Thompson will be back in early November.

Acrostic On Truth

Truth that is told with bad intent beats all the lies you invent. Rumour is a pipe blown by surmises, jealousies and conjectures under clumsy claws; a harper whose plectrum is muck-rake, any tune will become a chaos of discord.

They are slaves who dare be in the right with two, three. Honest man is the noblest work of God. — YAS.

Time to smile

A canner, exceedingly canny, One morning remarked to his granny "A canner can can Anything that he can, But a canner can't can a can, can he?"

Sent in by Tajedeen Ob[illegible]
F. O. Ahmadiyya,
Lagos.

اخبار ٹروتھ میں نیو نائیجیریا- نوجوانوں کا کالم تھا جسے ہمارے لیگوس سکول کے ایک استاد مسٹر وائی- اے- صافی ایڈٹ کرتے تھے- مسٹر صافی کو احمدیہ جماعت نے ٹروتھ میں زیادہ بہتر خدمات ادا کرنے کے لئے نائیجیریا کی وفاقی حکومت سے صحافت کی تعلیم کا وظیفہ دلوایا- جب وہ پانچ سال کی تعلیم حاصل کرنے کے بعد واپس آئے تو حکومت کے ایک پرچے کی ادارت ان کے سپرد کی گئی تھی اور سکاؤٹس کونسل میں انہیں ایک اعلیٰ عہدہ پر فائز کر دیا گیا-

اس کالم میں جس کا عکس پیش کیا جا رہا ہے- سوسائٹی آف دی ٹروتھ فل کا بھی ذکر ہے- یہ سوسائٹی نائیجیریا بھر میں ٹروتھ کا مطالعہ کرنے والوں کے لئے تشکیل دی گئی تھی اور اس کے بیج انگلستان سے بنوائے گئے تھے- اس سوسائٹی کے ممبر یہ بیج بڑے شوق سے لگاتے تھے اور سوسائٹی کے اجلاسوں میں شریک ہو کر مختلف مذہبی اور ملکی موضوعات پر گفتگو کرتے تھے-

یاد رہے کہ نائیجیرین براڈکاسٹنگ کارپوریشن ٹروتھ کے اداریئے کو اپنے پروگرام "اخبارات کے اداریئے" میں شامل کرتی تھی- اور اس پروگرام کی وجہ سے ملک کے کونے کونے میں اخبار ٹروتھ کا نام پہنچ جاتا تھا اور اس کے قارئین میں اضافہ ہوتا تھا-

نوٹ:- مسٹر صافی کا وظیفہ انگلستان میں حصولِ تعلیم کے لئے تھا جہاں انہوں نے پانچ سال گزارے-

ایک نیا قانون

بتایا گیا ہے کہ وزارت قانون اور وزارت داخلہ مل کر ایک ایسا قانون تیار کر رہی ہیں جس سے کراچی میں غیر قانونی طور پر بسنے والے ۳۰ لاکھ افراد کو وہاں سے نکالا جا سکے گا- یہ بات وفاقی وزیر قانون پروفیسر این ڈی- خان نے اس وقت کہی جب وہ گزشتہ منگل کے روز پریس کانفرنس سے خطاب کر رہے تھے- انہوں نے کہا کہ یہ قانون موجودہ بجٹ سیشن کے بعد پارلیمنٹ میں پیش کیا جائے گا- وزیر قانون نے کہا کہ اس وقت ایسا کوئی قانون نہیں ہے کہ غیر قانونی طور پر یہاں آنے والے لوگوں کو نکالا جا سکے اور حکومت اس معاملے میں اپنے آپ کو کمزور تر پاتی ہے- جہاں تک حال ہی میں پیش کئے جانے والے ایک آرڈیننس کا تعلق ہے جس میں اس بات کا ذکر ہے کہ پولیس کے سامنے دیئے گئے بیان کو حتمی شہادت سمجھا جائے- انہوں نے کہا کہ یہ قانون کسی علاقے میں بھی ابھی تک لاگو نہیں کیا گیا- اس قانون کو اس وقت زیر عمل لایا جائے گا- جب کسی علاقے کو دہشت گرد قرار دے دیا جائے- پروفیسر این ڈی خان نے اس بات کی بھی تردید کی کہ یہ قانون ہندوستان کے ٹاڈا ہی کے طرح کا قانون ہے- ٹاڈا کا قانون ہندوستان اور مقبوضہ کشمیر میں نافذ ہے- انہوں نے کہا کہ ایک عرصہ یہ طریق تھا کہ پولیس کے سامنے جس بات کا اعتراف کر لیا جائے- عدالت میں اسے حتمی نہیں سمجھا جاتا- لیکن اس آرڈیننس میں کہا گیا ہے کہ ڈی- ایس- پی یا اس سے اونچے درجے کے پولیس افسر کے سامنے اگر کوئی بیان دیا جائے تو وہ عدالت میں شہادت کے طور پر کام میں لایا جا سکے گا-

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بقیہ صفحہ ۴

جلد تھک کر اٹھ جاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو صحت و سلامتی والی فعال عمر عطا کرے آپ تو نجانے روزانہ کتنا مطالعہ کرتے ہیں اور پھر نہ صرف نظم بلکہ نثر اور حاصل مطالعہ سے بھی ہزاروں بلکہ لاکھوں افراد کو فیض پہنچاتے ہیں۔ جہاں تک تحریر اور خاص طور پر خط کا تعلق ہے تو میں نے اپنے گھر میں اپنی والدہ کو دیکھا ہے پرانے خطوط پڑھتی رہتی ہیں اور کہتی ہیں خط پڑھ کر مجھے خوشی اور تسلی ہوتی ہے۔ خط میں انسان اپنے دل کی بات اور جذبات کا بھرپور طریقہ سے اظہار کر سکتا ہے جبکہ ٹیلیفون پر عموماً" یہ بات نہیں ہوتی۔ پھر خط ایک یادگار ایک سند کے طور پر بھی انسان محفوظ رکھ سکتا ہے جبکہ ٹیلی فون میں کی گئی یا کہی گئی بات اس وقت تک ہی ہوتی ہے۔ میں ٹیلی فون کے فوائد سے بھی بکلی آگاہ ہوں لیکن خطوط کی اہمیت بہرحال اپنی جگہ ہے۔ اس لئے کم از کم احمدی معاشرہ میں اس کا فقدان نہیں ہونا چاہئے۔ خط لکھئے اور ضرور لکھئے۔ خط لکھئے اپنے والدین کو اپنے عزیزوں کو اپنے دوستوں کو خط لکھنے سے آپ کو لکھنے کی مشق ہوگی۔ اس مشق سے فائدہ اٹھاتے ہوئے آپ مضمون بھی لکھ سکیں گے۔ مضمون کے لئے اخبارات کو اور اپنے سب سے پیارے اخبار الفضل کو۔ جماعت کو بہت سے لکھنے والوں کی ضرورت ہے۔

یہ جماعت "سلطان القلم" کی جماعت ہے اس میں ہمیشہ لکھنے والوں کا اضافہ ہونا چاہئے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو احسن رنگ میں لکھنے کی توفیق عطا کرے اور "سلطان القلم" کے سپاہی بنائے۔ امید ہے مدیر صاحب الفضل کی خواہش کے مطابق اور دوست بھی خطوط کے بارے میں اپنی آراء مدیر صاحب الفضل تک پہنچائیں گے۔ (بعض دیگر دوستوں نے بھی اپنی رائے کا اظہار کیا ہے)۔

بقیہ صفحہ ۵

مضبوط ضابطہ (Mandate) دے تاکہ وہ عزت اور طاقت سے اپنا دفاع کر سکیں۔

جرمنی کے وزیر دفاع Volver Ruehe نے Diet Welt کے نامہ نگار کو بتلایا کہ یو این او کے فوجیوں کو دفاع کے لئے اعلیٰ ہتھیار دیئے جائیں۔ یا ان کو واپس بلایا جائے۔

یو این او کے جنرل سمتھ نے سرب فوج کے کمانڈر میلاڈک کو متنبہ کیا ہے کہ یو این او کے فوجیوں کو ہتھکڑیوں سے فوجی مراکز کے کھمبوں سے باندھ کر ان کو بطور انسانی شیلڈ استعمال کرنا ایک جنگی جرم ہے۔

امریکہ کے دو طیارہ بردار جنگی بحری جہاز ۲۰۰۰ بحری فوجیوں کے ساتھ بحیرہ ایڈریاٹک میں بوسنیا کے قریب پہنچ گئے ہیں۔ فرانس کا طیارہ بردار بحری جہاز F.O.C.H جس کے ساتھ۔ میزائل بردار جہاز اور دو ٹرانسپورٹ جہاز شامل ہیں۔ فرانس کی بندرگاہ طولون سے بوسنیا کی طرف روانہ ہو گیا۔

جرمنی کے اخبار Die Welt نے ایک رپورٹ شائع کی ہے جس کے مطابق۔ امریکی، برطانوی۔ فرانسیسی اور کنیڈین کمانڈوز سربوں پر حملہ کر کے اقوام متحدہ کے محبوس فوجیوں کو رہا کرنے کی مشق کر رہے ہیں۔

۲۸ مئی کو بوسنیا گورنمنٹ کے ایک ہیلی کاپٹر کو جو کہ مسلمانوں کے محفوظ قرار کردہ شہر بیہاج سے فراغب (کروشیا کا دار الخلافہ) جا رہا تھا۔ سربوں کی گولہ باری کا نشانہ بنا۔ ہلاک شدگان میں بوسنیا گورنمنٹ کے وزیر خارجہ عرفان جوبلی جانک اور نائب وزیر انصاف شامل تھے۔ بوسنیا کے سربوں نے بوسنیا کو ہتھیانے اور مسلمانوں کو ملک بدر یا قتل عام کرنے کا منصوبہ تقریباً تقریباً مکمل کر لیا ہے۔ بوسنیا کا ستر فیصدی علاقہ ان کے قبضہ میں آ چکا ہے۔ اب ان کا آخری نصب العین سارایے وو شہر پر قبضہ کرنے کا ہے۔ بوسنیا کے سرب لیڈر روڈووان کراڈزک نے ۱۹۹۲ء میں وارن زمرمان (جو امریکہ کا یوگوسلاویہ میں ۱۹۸۹ سے ۱۹۹۲ء تک سفیر رہا ہے) کو بتلایا کہ وہ سارایے وو کو ایک نسلی کھچڑی کا شہر دیکھنا چاہتا ہے۔ جو کہ سربیا کی ریپبلک کا دار الخلافہ ہو۔ اس شہر میں مسلمان بھی ہوں۔ کوریٹس بھی اور سرب بھی۔ جو علیحدہ علیحدہ حصوں میں بستے ہوں ان حصوں کے درمیان۔ دیواریں اور چیک پوائنٹس بنائے جائیں گے۔ تاکہ سرب مسلمانوں اور کوریٹس سے "آلودہ" نہ ہوں۔

پندرھویں صدی میں سارایے وو ترکوں کے زیر اقتدار تھا۔ اس وقت اس میں رواداری اور مخلوق خدا سے محبت تھی۔ اور یہ نسلی امتیاز سے بالکل مبرا تھا۔ یہی وجہ تھی کہ سلاو قوم کے افراد نے مذہب اسلام قبول کیا تھا۔ وہی نو مسلم آج کے بوسنیا کے مسلمانوں کے آباء تھے۔

یہی وہ شہر ہے جس میں ۱۴۹۲ میں عیسائیوں کے مسلمانوں اور یہودیوں پر ظلم و ستم کے باعث یہودی یہاں پناہ گزین ہوئے تھے۔ یہ شہر نہایت ہی دلکش اور حسین تھا۔ اس کی کشادہ سڑکیں۔ خوبصورت اشیاء منارے اور محراب بڑے ہی جاذب نظر تھے۔ آج وہ سب قاتل سربوں کی گولہ باری سے کھنڈرات بن گئے ہیں۔

حقیقت یہ ہے کہ سرب کوسووو کی جنگ جو ۱۳۸۹ میں لڑی گئی تھی۔ اور انہیں ترکوں کے ہاتھوں ذلت آمیز شکست فاش ہوئی تھی اس جنگ کی کی تلخی اور خلش سرب آج تک نہیں بھولے۔

کروشیا اور بوسنیا
کروشیا کے پریذیڈنٹ

تجمان کا بوسنیا کے متعلق منصوبہ

کروشیا کا لیڈر فرانجو تجمان ایک کمیونسٹ جرنیل ہے۔ جس نے یوگوسلاویہ کے مارشل ٹیٹو سے اختلاف کیا۔ اور کروشیا کی قومیت کا علمبردار بن گیا۔ کوئی پچیس سال پیشتر جنرل تجمان نے کروشیا کی بڑھتی ہوئی قومی برتری کے بھوت کی پیروی میں بوسنیا کے ایک حصہ کو کاٹ کر کروشیا میں شامل کرنے کا نعرہ بلند کیا۔ ۱۹۹۰ء میں تجمان نے پھر بوسنیا کو کاٹ کر ایک بڑا کروشیا بنانے کے عزم کا اعلان کیا۔ تجمان نے ایک انٹرویو کے دوران ایک برطانوی جرنلسٹ کو بتلایا "میں خدا کا شکر ادا کرتا ہوں۔ کہ میری بیوی نہ تو سربین ہے اور نہ یہودی" اس نے بوسنیا کے مسلمانوں کو "گندے اور متعفن ایشائی قرار دیا۔

۱۹۹۱ء میں جب یوگوسلاویہ کی ٹوٹ پھوٹ شروع ہوئی۔ تو اس وقت بوسنیا کے کوریٹس اور بوسنیا کے مسلمانوں کے نصب العین یکسر جدا تھے۔ کیوں کہ دونوں یوگوسلاویہ میں رہنا نہیں چاہتے تھے۔ خاص کر جب کہ سلووینیا اور کروئشیا یوگوسلاویہ سے علیحدہ ہو گئے تھے۔ مگر جیسے ہی بوسنیا ایک علیحدہ مملکت بن گیا۔ تو بوسنیا کے کورٹیس نے بوسنیا کے مغربی اور درمیانی علاقوں کو بوسنیا سے علیحدہ کر لیا۔ اور ایک بڑا کروشیا بنانے کی مہم شروع کر دی۔ یہی وجہ تھی جس کی بنا پر بوسنیا کے کورٹیس اور بوسنیا کے مسلمانوں کے درمیان ۱۹۹۳ء میں جنگ لڑی گئی بوسنیا کے ایک وسیع علاقہ پر کورٹیس کا قبضہ ہے۔ وہاں کوریٹس کی فوج سرگرم عمل ہے۔ اور کروشیا کی کرنسی بھی چالو ہے۔ یہی وجہ ہے کہ بوسنیا کے کروٹیس بوسنیا کے مسلمانوں کی فوج کو طاقتور دیکھنا نہیں چاہتے۔ اور ان پر یو این کی اسلحہ کی فراہمی پر عائد کردہ پابندی کو اٹھانے کے حق میں نہیں ہیں۔

بعض مبصرین کا قیافہ یہ ہے کہ اگر یو این او کی فوج کا بوسنیا سے انخلا ہو جائے۔ تو عین ممکن ہے کہ کروشیا کا تجمان اور سربیا کا ملا سوچ مل کر مفاہمت کر لیں جس سے بوسنیا کا کچھ حصہ سربیا کے قبضہ میں آجائے۔ اور باقی ماندہ کروشیا کے۔

خدانخواستہ اگر ایسا ہو جائے۔ تو جس طرح سپین سے مسلمانوں کا عیسائیوں نے مکمل صفایا کر دیا تھا۔ یورپ کے عیسائی بھی وہی تاریخ پھر دہرا دیں گے۔

اسلامی ممالک کے لیڈر کوئی چھ سات مہینوں کے بعد بوسنیا پر ایک آدھ کانفرنس منعقد کر دیتے ہیں۔ اور صرف لفاظی ہی پر اکتفا کرتے ہیں۔ ادھر بیچارے بوسنیا کے مسلمان ہیں۔ جن کے خون کی ندیاں بوسنیا کی سرزمین میں بہہ رہی ہیں۔

بقیہ صفحہ ۱

یہ بات بتائی گئی ہے کہ سوائے اللہ تعالیٰ کے نہ عقلاً نہ فطرتاً نہ شرعاً اور نہ مشاہدہ کے لحاظ سے کسی اور پر توکل ہو سکتا ہے ایسا ہو ہی نہیں سکتا۔ حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر آج تک یہی صداقت ثابت ہوئی کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کسی پر بھروسہ نہیں کیا جا سکتا۔ توکل اسی پر کیا جا سکتا ہے۔ کیونکہ وہی حقیقی سہارا ہے۔

(از خطبہ ۷۔ جنوری ۷۲ء)

بقیہ صفحہ ۳

عمر کب تک مخالفت کرتے رہو گے۔ اس پر انہوں نے کہا میں تو غلامی کے لئے آیا ہوں۔ اب دیکھو انہیں کس طرح ہدایت نصیب ہوئی۔ اگر وہ اس مجلس میں نہ جاتے تو شائد عمرؓ ایمان سے محروم رہتے۔ آپ لوگوں کے لئے سارا آرام کرنے کے لئے پڑا ہے۔ اس لئے یہ چند دن کی تکلیف اٹھا کر بھی خدا تعالیٰ کا کلام سننا چاہئے اور کوئی لمحہ ضائع نہیں کرنا چاہئے۔

دوسری بات میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ جیسا کہ میں نے کل بتایا تھا۔ میں نے (کلام الٰہی) کے ترجمے کا کام شروع کیا ہوا ہے۔ اور خدا کے فضل سے ۲۰۔ دسمبر کو (۔) کا ترجمہ ختم ہو گیا ہے۔ اور امید ہے کہ اگلے سال ساڑھے سات پاروں کی پہلی جلد شائع ہو جائے گی۔ میں چاہتا ہوں کہ احباب دعا کریں کہ بغیر اس کے کہ اس کام میں کوئی روک پیدا ہو۔ میں اس کام کو سر انجام دے کر اس فرض سے سبک دوش ہو جاؤں اور (تشریح) اور ترجمہ دوستوں تک پہنچا سکوں۔ تیسری بات میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ کل میں نے مالی مشکلات کی طرف جماعت کو توجہ دلائی۔ آج میں یہ بتانا چاہتا ہوں کہ ان مشکلات سے گھبرانا نہیں چاہئے۔ کیونکہ یہ بھی سلسلے کی ایک (۔) کی علامت ہے) ایک فرانسیسی مصنف لکھتا ہے میں نے بیسیوں کتابیں پڑھی ہیں جن میں لکھا ہے کہ محمد ﷺ جھوٹا ہے۔ مگر میں ان کتابوں کو کیا کروں جبکہ میں دیکھتا ہوں کہ محمد ﷺ ان لوگوں میں جو غریب وحشی اور غیر تعلیم یافتہ ہیں ایک کچے مکان میں بیٹھا ہوا جو چھوٹا سا کمرہ ہے اور مسجد کے نام سے مشہور ہے۔ اور جس کی چھت پر کھجور کی ٹہنیاں بغیر صاف کئے پڑی ہیں اور جب بارش ہوتی ہے تو اتنا پانی ٹپکتا ہے کہ سجدہ پانی میں کرنا پڑتا ہے۔ ایسے لوگوں میں جن میں سے کسی کے پاس بھی سارا تن ڈھانکنے کے لئے کپڑا نہیں یہ مشورہ کر رہا ہے کہ ساری دنیا کو کس طرح فتح کرنا چاہئے۔ اور پھر ایسا کر کے بھی دکھا دیتا ہے وہ مصنف کہتا ہے کہ لاکھوں صفحوں کے مقابلے میں جب میں اس واقعہ کو دیکھتا ہوں تو سب باتیں حقیر معلوم ہوتی ہیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ربوہ : 19- جون-1995ء
صبح سے بادلوں کی وجہ سے گرمی میں قدرے کمی ہے
درجہ حرارت کم از کم 33 درجے سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ 43.5 درجے سنٹی گریڈ

○ صدر مملکت فاروق احمد خان لغاری نے ریٹائرڈ لیفٹیننٹ جنرل راجہ سروپ کو پنجاب کا گورنر نامزد کر دیا ہے سرحد اور بلوچستان کے بعد اب پنجاب تیسرا صوبہ ہے جہاں ریٹائرڈ جرنیل کو گورنر مقرر کیا گیا ہے- راجہ سروپ خان اس وقت وزیر اعظم کے تحقیق و تجزیہ کے لئے بنائے گئے خصوصی سیل کے چیئرمین کی حیثیت سے خدمات سرانجام دے رہے ہیں- وہ صدر ضیاء الحق کے دور میں ملتان میں کور کمانڈر کے ساتھ ڈپٹی مارشل لاء ایڈمنسٹریٹر کے فرائض انجام دیتے رہے- پنجاب کے وزیر اعلیٰ پہلے ہی راجہ سروپ خان کو گورنر بنائے جانے کے بارے میں اپنا عندیہ دے چکے ہیں-

○ ہائی کورٹ نے بلدیاتی اداروں کے بارے میں حکومت اور دیگر افراد کی درخواستوں پر ریمارکس دیتے ہوئے کہا ہے کہ بلدیاتی "ایڈمنسٹریٹر" اپنے رسک پر کام کر رہے ہیں لگتا ہے حکومت الیکشن کرانا ہی نہیں چاہتی- حکومت سنجیدہ ہوتی تو الیکشن کا حتمی اعلان کر دیتی- فاضل عدالت نے اپنے ریمارکس میں کہا کہ اگر یہ ثابت ہو گیا کہ ایڈمنسٹریٹروں نے عدالتی فیصلے پر عمل نہ کر کے توہین عدالت کی ہے تو انہیں قانون کا سامنا کرنا پڑے گا- عدالت نے سماعت ۲۲- جون تک ملتوی کر دی-

○ قومی اسمبلی میں اسیر ارکان کی حاضری کے بارے میں استحقاق کمیٹی کو سپیکر نے ہدایت کی ہے کہ وہ معاملہ جلد از جلد نمٹائیں- وزیر داخلہ نے کہا کہ قائد حزب اختلاف نے اپنے بھائی اور بھتیجے کو ضمانت پر رہا کرا لیا ہے وہ دوسروں کو کیوں روک رہے ہیں؟

○ وزیر اعظم نے کہا ہے کہ میں اپوزیشن سے الیکشن کے سوا ہر موضوع پر بات چیت کرنے کو تیار ہوں- دہشت گردوں سے ہماری کھلی جنگ ہے- عوام کے تعاون سے انہیں ختم کر دیں گے- انہوں نے کہا کہ مارشل لاء کی گود میں پل کر میدان سیاست میں آنے والا مراعات یافتہ طبقہ اقتدار سے باہر ماہی بے آب کی طرح تڑپ رہا ہے- اقتدار لینے کی جلدی میں وہ سیاسی انتشار سے اپنا مقصد حاصل کرنا چاہتا ہے- انہوں نے کہا کہ انتخابات ۱۹۹۸ء میں ہی ہونگے کسی کو شک وشبہ نہیں ہونا چاہئے-

○ کراچی میں فسادات میں مزید ۱۶- افراد ہلاک ہو گئے- رینجرز کے ہیڈ کوارٹر پر راکٹوں سے حملہ کیا گیا- ہلاک شدگان میں وزیر اعظم معائنہ ٹیم کے چیئرمین کا پی اے' ایک سابق فوجی اور ایک کانسٹیبل شامل ہیں-

○ پنجاب سرحد اور بلوچستان سے رینجرز کو کراچی بھیجنے کا حکم دیا گیا ہے- ایم کیو ایم نے مزید رینجرز بھیجنے کو بے سود قرار دیا ہے- اس وقت کراچی کی آبادی ایک کروڑ بیس لاکھ ہے- اور یہاں پر ۳۸ ہزار ملٹری رینجرز اور پولیس اہلکار ہیں- پیرا ملٹری فورس کی مزید ۳۸ ہزار کی نفری کراچی بھیجنے کا حکم دیا گیا ہے-

○ وائس آف امریکہ نے کہا ہے کہ کراچی کے بارے میں وزیر اعظم کی مایوسی بڑھتی چلی جا رہی ہے-

○ آل پاکستان کلرکس ایسوسی ایشن کے ۲۲ لاکھ ملازمین نے حکومت کی طرف سے اسلام آباد میں ملازمین پر کئے جانے والے تشدد کے خلاف احتجاج کرتے ہوئے دفاتر میں تالہ بندی اور قلم چھوڑ ہڑتال کی گئی-

○ گرمی کی شدت سے ملک بھر میں مزید ہلاکتیں ہونے کی اطلاعات ملی ہیں- اگلے ماہ مون سون ہو گی- اور معمول سے زیادہ بارشوں کی توقع کی گئی ہے-

○ مسلم لیگ (ن) کے چوہدری نثار نے کہا ہے کہ امریکہ اور فوج کی حمایت حکومت کے دن نہیں بڑھا سکتی- ملکی حکمران' فوج' صدر اور امریکہ کو ان داتا سمجھتے ہیں- اپنی مرضی سے آرمی چیف کی تقرری حکومت کے استحکام کا باعث نہیں ہو سکتی-

○ فیصل آباد اور ملتان کے درمیان ۲۳۱ کلومیٹر لمبی کلیدی شاہراہ تعمیر کرنے کا فیصلہ کیا گیا ہے اس سے اسلام آباد اور ملتان کا فاصلہ ۱۲۰ کلومیٹر کم ہو جائے گا-

○ پاک فضائیہ کے فاصل پرزوں کی امریکہ سے مرمت کے بعد واپسی شروع ہو گئی ہے- ۶۰ لاکھ ڈالر کے سپیئر پارٹس کی مرمت مکمل ہو چکی ہے- ۹۰ لاکھ ڈالر کے کل پرزوں کی مرمت باقی ہے-

○ بلدیاتی اداروں کی بحالی کے متعلق ہائی کورٹ کے فیصلے کو سپریم کورٹ میں چیلنج کر دیا گیا- سپریم کورٹ کو حکم امتناعی جاری کرنے کی درخواست بھی دی گئی ہے-

لان پرنٹ کاٹن لیڈیز جینٹس پر سیل
قیمتوں میں حیرت انگیز کمی
الفردوس کلاتھ ہاؤس اقصیٰ روڈ ربوہ

ہر قسم کے جدید اور روائتی زیورات کا مرکز
انور گولڈ سمتھ
اکرام مارکیٹ اقصیٰ روڈ
نزد الائیڈ بنک ربوہ
پروپرائیٹر : انور احمد ولد ڈاکٹر عبد الغفور زاہد صاحب مرحوم